بدھ 22 ۔ نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 429
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر : نسیم سیفی

جلد 45 ۔ 80 نمبر 263 بدھ 28 جمادی الثانی ۔ 1416ھ ' 22 نبوت 1374ھش ' 22 ۔ نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لاانتہاء فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے (-) کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا۔ نہ گاڑی میں جتے گا نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222)

خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے میں کسی کا غلام نہیں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور جن پر اس کا فضل ہوتا ہے ان کی بہت سی قبول کرتا ہے مگر پھر بھی بعض ایسی ہوتی ہیں جنہیں رد کر دیتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ وہ مالک ہے ہاں دنیاوی حکومتوں کے رد کرنے اور خدا تعالیٰ کے رد کرنے میں فرق ہے اور وہ یہ کہ دنیاوی حکومتیں جو رد کرتی ہیں ان کا رد کرنا بہت حد تک ان کے اپنے مصالح پر مبنی ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ غلطی بھی کرتی ہیں مثلاً کسی کی درخواست کو رد کر دیتی ہیں حالانکہ اس کا قبول کرنا مفید اور ضروری ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جس درخواست کو رد کرتا ہے وہ بندے کے لئے ہی مفید ہوتی ہے اور اگر اسے قبول کر لیتا تو اس کے لئے ہلاک کا باعث ہوتی۔ اس دعا کی قبولیت ہی یہی تھی کہ رد کر دی جاتی یہ اسی طرح کی بات ہے کہ ایک انسان کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہو اور ایسا شخص جس سے اسے دشمنی ہو اس انگار کو کچھ اور سمجھ کر کہے کہ میرے ہاتھ پر رکھ دو تو وہ رکھ دے گا لیکن اگر اس کا اپنا بچہ کہے کہ میرے ہاتھ پر رکھ دو تو وہ ہرگز نہ رکھے گا کوئی نادان تو کہہ دے گا کہ دیکھو فلاں آدمی کی بات تو مانتا ہے اور اپنے بچہ کی نہیں مانتا۔ لیکن وہ نادان نہیں سمجھتا کہ جس کی بات کو اس نے رد کر دیا ہے دراصل اسی کو قبول کیا ہے اور جس کی بات کو قبول کیا ہے اصل میں اسی کو رد کیا ہے مولانا رومی "نے مثنوی میں ایک بہت عمدہ قصہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں ایک سپیرہ تھا اس کے پاس نرالی قسم کا سانپ تھا ایک دن وہ گم ہو گیا تو سپیرہ بزار رویا اور دعائیں کیں کہ الٰہی مجھے میرا سانپ مل جائے مجھے اس کے ذریعہ بڑی آمدنی کی امید تھی مگر سانپ نہ

باقی صفحہ 8 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک محمود صاحب ابن محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

محترمہ طاہرہ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سعید احمد صاحب لون صدر و اتھم فارسٹ لندن ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 11 نومبر کو لندن میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی صاحبزادی اور مکرم مسعود احمد لون صاحب ریجنل قائد ایسٹ لندن کی والدہ ہیں۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت مورخہ 14۔ نومبر کو بیت الفضل لندن میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں آپ کے جسد خاکی کو تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا۔ چنانچہ مورخہ 17 نومبر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین کے بعد مکرم جمیل الرحمان صاحب رفیق سیکرٹری حدیقتہ المبشرین نے دعا کروائی۔

موصوفہ ایک طویل عرصہ تنزانیہ اور پھر لندن میں خواتین اور بچوں کو کلام الٰہی کی تعلیم دیتی رہیں۔ قریباً سولہ برس ایسٹ لندن میں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ سلسلہ کی فدائی خادمہ تھیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت کا فرض

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی (کلام الٰہی) پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہئے جب تک کہ وہ بچہ (کلام الٰہی) ناظرہ نہ جان لے۔"

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

عشرہ وقف جدید

○ تمام زعماء کرام مجلس انصار اللہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عشرہ وقف جدید 24۔ نومبر سے 3۔ دسمبر 1995ء تک منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں "ہفتہ وقف جدید" منانے سے متعلق جو چھٹی / سرکلر بھجوایا گیا تھا اسے منسوخ سمجھا جائے۔

عشرہ وقف جدید بھرپور طریق سے منا کر' زعماء کرام اپنی رپورٹ 10۔ دسمبر 95ء تک مرکز کو بھجوا دیں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- نبوت 1374 ھش — 22 - نومبر 1995ء

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو۔ اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا۔ اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔ اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ ایک تو حضرت صاحب کی باتیں سنی جائیں اور دوسرے ان کو صرف کانوں تک نہ رکھا جائے بلکہ دل تک پہنچایا جائے۔ ان کا اثر قبول کیا جائے ان کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ ان باتوں کے اثر کو صرف اسی وقت تک قائم نہ رکھا جائے جب تک کہ ہم سنتے ہیں بلکہ ان کا اثر گہرا ہونا چاہئے۔ اور ہمیں ہر لحہ اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال کر بہتر سے بہتر بنانا چاہئے۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت صاحب کی کتب کو جو تین دفعہ نہیں پڑھتا اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ تین دفعہ پڑھنے کا اصل مطلب یہی ہے کہ ان کو اتنا پڑھا جائے کہ ان کا اثر دل تک پہنچے اور ہم ان کو اس حد تک سمجھنے لگیں کہ اپنی زندگی پر ان تمام باتوں کو جو ان میں درج ہیں وارد کریں۔ اور بہتر زندگی گزار سکیں۔ صرف یہ کہنا کہ حضرت صاحب نے اتنی کتابیں تصنیف کیں کسی کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ ان سب باتوں کا پڑھنا اور ان کا سمجھنا اور ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گناہ ایک ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہونے کے دو طریق ہیں ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کے سرزد ہونے سے انسانی جسم بھی ہلاک ہو جاتا ہے لیکن اکثر گناہ ایسے ہیں کہ ان کا تعلق ہماری روح سے ہے اور اگر ہم غور نہ کریں اور اس بات کی طرف پوری توجہ نہ دیں تو یہ ہمیں نظر ہی نہیں آتا کہ ہم کسی گناہ کے سرزد ہونے کی وجہ سے روحانی طور پر ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان سمجھنے کی کوشش کرے کہ روحانی زندگی کیا ہے اور روحانی ہلاکت کیا ہے۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ کا قرب کسے کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے نشانات کیا ہیں۔ کیا علامات ہیں اس بات کی کہ ہم سمجھ سکیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے۔ پس ارشاد کے اس حصے کے مطابق ہمیں ہر ایسے گناہ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے جسم کو نقصان پہنچائے۔ یا ہماری روح کو نقصان پہنچائے اور ہمیں خدا تعالیٰ سے دور کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہم اس موقعہ پر اس بات کی طرف بھی قارئین کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ الفضل نہایت اہتمام کے ساتھ صفحہ اول پر اور بعض اوقات اندرونی صفحات پر بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پیش کرتا ہے۔ یہ ارشادات پڑھے جائیں اور غور سے پڑھے جائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اِک مدت گزری دور رہے اب آئے ہو تو آؤ جی
چُپ چُپ نہ رہو کچھ منہ سے کہو اور اپنا حال سناؤ جی
کس طرح کٹے دن رات وہاں کس طرح گزارے شام و سحر
بہلایا تھا جیسے اپنا دل اب ہم سب کو بہلاؤ جی

ابوالاقبال

O

صر صر کو پھر ستانے لگی ہے ہماری یاد
دیکھا ہے اس نے صحنِ چمن میں گلِ مراد

طوفانِ برق و باد ہر اک راہ خار زار
منزل نظر میں ہے تو چلو ہرچہ بادا باد

ہے عرش سے تعلقِ خاطر کا اک بھرم
جَورِ زمیں ہے عہدِ گذشتہ کی روئداد

مقتل کو ہم نے کی ہے عطا زینتِ نگاہ
اپنے لہو سے تھاما ہے ہم نے ہر اک فساد

تائیدِ حق دخیل ہے اپنی سرشت میں
باطل کو ہم ازل سے سمجھتے ہیں بدنہاد

گو ناقصوں کے نقص سے بڑھ کر ہے اپنی ذات
ذُوالقوّۃ المتین پہ رکھتے ہیں اعتماد

ہالا سا بن گئی ہے فراست ہمارے گرد
آنکھوں میں انتظار ہے دل میں کسی کی یاد

تھا جس کی بات بات پہ ہر شخص نکتہ چیں
کون و مکاں بھی دینے لگے ہیں اب اسکو داد

یہ تمکنت کہ پرچم دین خدا کے ساتھ
توحید ایزدی سے کیا ہر بشر کو شاد

سارے جہاں سے آنے لگے ہیں طیورِ قدس
مرکز سعادتوں کا ہے جلسے کا انعقاد

اے کاش اس ہجوم میں ہوتا نسیم بھی
ملتی غریبِ شہر کو بھی آخرت کی زاد

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرمایا یہ لوگ جب دلائل سے عاجز آجاتے ہیں تو قسمیں کھانے لگتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ تاکہ اپنے اتباع کو عذاب سے محفوظ رہنے کا یقین دلائیں اور سچ کی جستجو سے غافل کردیں۔

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کفار قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔ ایسی قسموں کا کیا فائدہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ بعض لوگ کمزور طبیعت کے ہوتے ہیں وہ خود فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جب سچے مذہب کے دلائل سن کر ان کے دل متذبذب ہو جاتے ہیں تو ان کے سردار اور لیڈر قسمیں کھا کھا کر انہیں اپنے سابق عقیدہ پر پکا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ ان لوگوں میں عزم نہیں ہوتا کچھ ان میں سے ان قسموں سے مرعوب ہو کر پھر اپنے پرانے خیالات کی طرف عود کر جاتے ہیں۔ پس یہ بھی لوگوں کو ہدایت سے محروم کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو کفار کے سردار ہمیشہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں عوام الناس اس امر کو نہیں سمجھتے کہ قسم تو اس شخص کی قابل اعتبار ہوتی ہیں جو نیک ہو اور صرف مزید زور دینے کے لئے ہوتی ہے۔ ورنہ جھوٹے لوگ جس طرح بغیر قسم کے جھوٹ بولتے ہیں قسم کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ یا پھر قسم شہادت کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی جن امور میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی قسم پر اس دنیا میں گرفت کرنے کا فیصلہ کیا ہو ان کے متعلق جھوٹی قسم کھانے والا اگر عذاب سے محفوظ رہے تو اس کے سچے ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ورنہ ہر قسم کی نہ اس دنیا میں سزا ملتی ہے نہ وہ کوئی دلیل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عدالت دینی میں جھوٹی قسم کھانے والے سزا پاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کو اس دنیا میں سزا نہیں ملتی۔

اوپر کے مضمون کی دلیل بیان فرمائی گئی ہے اور وہ یہ کہ حشر بعد الموت مذہبی امور میں یقین پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس دنیا میں تو اختلاف کبھی مٹتا نہیں۔ ہمیشہ ہی بعض لوگ مدعیان نبوت کے منکر ہوتے ہیں۔ اور بعض (صاحب ایمان) اگر اسی دنیا تک انسانی زندگی ختم ہو جائے تو اول تو نبی کے کے دعویٰ کے متعلق کامل انکشاف نہ ہو اور اس کا امر مشتبہ رہے۔ دوسرے وہ طبقہ جو منکر ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہدایت سے محروم رہ جائے۔ اس نے سب انسانوں کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر اسی دنیا میں انسانی زندگی ختم ہو جائے تو پھر منکر کبھی عبد نہیں بن سکتے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ایک اور زندگی انسان کو ملے جس میں حقیقت واضح کر دی جائے تا سب لوگوں پر حقیقت کھل جائے اور جو اس دنیا میں حق کے سمجھنے سے محروم رہے ہیں۔ اس دنیا میں حق کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک تقریر فرمائی جس کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

میں پہلے تو ممبرات لجنہ کا اپنی طرف سے اور اپنے خاندان اور اپنے ہمرائیوں کی طرف سے اس دعوت کے متعلق شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہماری آمد پر دی گئی ہے۔

اس کے بعد لجنہ جو اپنے کام کو وسیع کرنے کے متعلق کر رہی ہے اس کی نسبت ایک بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ انجمنوں کی زندگی دراصل قانون کی زندگی ہوتی ہے۔ کسی ایک فرد سے کام لے کر بہت سے افراد کے ہاتھوں میں کام دینے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ افراد متحدہ جدوجہد کے احترام کے عادی ہو جائیں۔ اور ان کے اندر یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ اگر کسی وقت ایک لیڈر سے انجمن محروم ہو جائے تو کام کے تسلسل میں فرق نہ پیدا ہو۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ اہم اور ضروری بات ہوتی ہے کہ ہمیشہ قانون کی پابندی کی جائے۔ اور قانون کی پابندی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ قانون مقررہ الفاظ میں موجود ہو۔ جہاں لجنہ کی ممبرات اپنے کام کو وسیع کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہاں انہیں اپنے ہی قانون سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ اسی ایڈریس میں جو اس وقت پڑھ گیا ہے۔ ایک سکول کا ذکر ہے۔ مگر میرے پاس جو لجنہ کی رپورٹ پہنچتی رہی ہے اس میں اس کا ذکر اس رنگ میں نہیں تھا۔ ممکن ہے لجنہ نے اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا ہو اور مجھے وہ ریزولیوشن نہ پہنچا ہو۔ اس میں اور جس بات کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہت فرق ہے۔

پس ممبرات لجنہ کو یاد رکھنا چاہئے قانون پاس کرنے سے قبل کوئی کام نہ شروع کریں خواہ وہ کام کتنا بڑا اور کتنا مفید ہی کیوں نہ ہو۔ اور میں تو کہوں گا اگر جہاد بھی لجنہ کے فیصلے پر منحصر ہو تو فیصلہ سے قبل وہ بھی شروع نہیں ہونا چاہئے۔

دوسری بات جس کی طرف میں لجنہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جب کوئی جماعت نظام کے ماتحت کام کرنا شروع کرتی ہے تو چونکہ وہ پہلے نظام کے ماتحت کام کرنے کی عادی نہیں ہوتی۔ اس لئے کام کرنے والوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ ایسے اختلافات سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اس قسم کے اختلاف سے نظام کی وہ خامیاں ظاہر ہوتی ہیں جو ابتدائی کاموں میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ قانون کی خامیاں وکلاء کے بالمقابل کھڑے ہونے سے ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس طرح قانون مکمل ہوتا چلا جاتا ہے پس اگر لجنہ کے کاموں میں اختلاف پیدا ہو تو اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ اختلاف تو نقائص کی طرف توجہ دلاتا اور دوسرے کی خامیاں ظاہر کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قانون مکمل ہوتا جاتا ہے اور قانون کے مکمل ہونے سے کام کو پختگی حاصل ہوتی جاتی ہے۔ پس اختلاف سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اس کی قدر کرنی چاہئے۔ دیکھو رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں اختلاف رحمت ہے۔ یہ ایسا اختلاف ہے جو ایک نظام کے ماتحت ایک انجمن کے ماتحت اور امامت کے ماتحت کیا جائے۔ ہاں جو اختلاف اس کے مقابلہ میں اور اس کے باہر ہو کر کیا جائے وہ تباہی کا موجب ہوتا ہے ہر فریق جب یہ کہے کہ ہمیں جو اختلاف ہو گا وہ جب قانون اور نظام کے خلاف ہو ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ اور نظام کے ماتحت کام کریں گے تو ایسا اختلاف نقصان کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ فائدہ رساں ہوتا ہے۔

ممبرات لجنہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے سامنے کاموں کا بہت بڑا میدان پڑا ہے۔ اور ان کے کرنے کے ایسے ایسے کام ہیں جو ابھی ان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتے۔ ایک زمانہ تھا جب میں ممبرات لجنہ کے سامنے تقریر کرتا اور بتاتا کہ انہیں کیا کرنا چاہئے تو ممبرات تقریر سنکر کہتیں ہم خوب اچھی طرح تقریر سمجھ گئی ہیں مگر یہ تو بتایا جائے کہ ہم کام کیا کریں۔ میں پھر تقریر کرتا اور پھر ان کی طرف سے یہی سنتا کہ ہم نے سب باتیں سن لی ہیں لیکن جو کام ہمیں کرنا چاہئے وہ بتایا جائے۔ میں ان کی بات پر حیران ہوتا کہ میں نے تو انہیں دنیا بھر کے کام بتادئے ہیں مگر یہ کہہ رہی ہیں کہ بتاؤ ہم کیا کام کریں۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ ان میں کام کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے اور انہوں نے جوش سے کام شروع کئے ہوئے ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان امور کے ساتھ اختلاف کا ہونا لازمی ہے۔ ان کو برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ وہ قوم جو ایسے اختلاف کو جو اصولی نہیں ہوتے برداشت نہیں کرتی اور اختلاف کرنے والوں کو اپنے ساتھ نہیں ملاتی۔ بلکہ علیحدہ ہو جانے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

ملک محمد عبداللہ

ایک انصاری عورت

جنگ احد میں ایک مسلمان خاتون کے کئی رشتہ دار شریک تھے۔ اس کا خاوند اس کا بھائی اور اس کا باپ تینوں اس جہاد میں شامل تھے۔ شروع میں مسلمانوں نے یہ جنگ جیت لی۔ اور کافر پسپاء ہو گئے۔ واپس جاتے جاتے انہوں نے پہاڑی کے ایک درہ سے دیکھا کہ مسلمان اب بالکل غافل ہو گئے ہیں تو لوٹ کر اچانک عقب سے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کو اس طرح اچانک حملے کا خیال تک نہ تھا۔ اس لئے حملہ کی تاب نہ لا کر کچھ وقت کے لئے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کے سر میں بھی چوٹ آئی اور آپ کے متعلق دشمن نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ آپ قتل کر دئے گئے ہیں۔ یہ وحشت ناک خبر مدینہ میں بھی پہنچ گئی۔ اور اس سے وہاں کے مسلمان مردوں اور عورتوں پر ایک بجلی سی گری وہ اس خبر سے نہایت درجہ سراسیما اور پریشان ہوئے۔ اس انصاری عورت نے جب یہ خبر سنی تو وہ پریشان ہو کر اپنے مکان سے سڑک پر آئی تاکہ کسی آنے والے سے اس بارہ میں کچھ دریافت کر سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک اونٹنی سوار کو میدان جنگ کی طرف سے آتے دیکھا۔ جب وہ قریب پہنچا تو اس نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ اے بھائی آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے۔ میدان جنگ سے آنے والا مسلمان اس عورت کو جانتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس عورت کے سارے رشتہ دار خدا کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ وہ بہت افسردہ ہوا اور اس نے نہایت غمگین لہجے میں اس سے کہا کہ اے بہن مجھے افسوس ہے کہ تمہارا پیارا باپ خدا کی راہ میں شہید ہو گیا ہے۔

عورت نے اس غمناک خبر کو سنا اور بولی اے بھائی میں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ حضور کی خیریت بتاؤ۔ اس پر اس شخص نے اسے بتایا کہ اس کا خاوند بھی کفار کا مقابلہ کرتا ہوا شہید ہو گیا ہے۔ ایک عورت کے لئے یہ صدمہ بڑا سخت ہوتا ہے اور عرب میں تو ایسے موقعہ پر وہ جزع فزع اور بین

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے متعلق لکھتی ہیں:-

پیدائش- آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں 1905ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں- والدین حضرت ڈاکٹر صاحب بڑے عبادت گذار اور مخلص انسان تھے- والدہ صاحبہ حضرت سیدہ بیگم بھی فجر سے قبل کی عبادت گذار تھیں- دن رات ان تھک دعائیں کرنے والی صاحب حال اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی خاتون تھیں- بچپن ہی سے پارس کے نام سے مشہور تھیں- آپ بہت غریب پرور' مہمان نواز' مستجاب الدعوات' اور بہت بلند روحانی مقام کی حامل تھیں- فرماتی تھیں کہ میری دعا کا دھواں آسمان کی طرف چڑھ جائے تو میں سمجھ لیتی ہوں کہ دعا قبول ہو گئی- اگر دھواں واپس آ جائے تو سمجھ لیتی ہوں کہ قبول نہیں ہوئی اور تقدیر الٰہی مبرم ہے-

ایسی عظیم صفات کی حامل والدین کے ہاں سیدہ ام طاہر جیسے قیمتی وجود نے پرورش پائی- آپ والدین کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی آپ کے خاندان کو "بہشتی ٹبر" کہا ہے-

بلند قسمتی آپ وہ مبارک واحد ہستی تھیں جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دوہری بہو بننے کا اعزاز حاصل ہوا- پہلی مرتبہ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جبکہ آپ کی عمر اڑھائی سال تھی آپ کو اپنے نہایت ہی پیارے بیٹے مبارک احمد صاحب کے لئے چنا-

1907ء کی بات ہے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جن کی عمر آٹھ سال تھی ٹائیفائڈ سے بیمار ہو گئے- کسی شخص نے اس بیماری کے دوران خواب دیکھا کہ مبارک احمد صاحب کی شادی ہو رہی ہے- تعبیر کرنے والوں کے مطابق اگر شادی نامعلوم عورت سے ہو تو اس کی تعبیر موت ہوتی ہے لیکن اگر ایسے خواب کو ظاہری صورت میں پورا کر دیا جائے تو بعض دفعہ یہ تعبیر ٹل جاتی ہے- خواب دیکھنے والے نے جب حضرت صاحب سے اس خواب کا ذکر کیا تو آپ نے بھی تعبیر کرنے والے کے قول کی تصدیق کی اور فرمایا کہ آؤ مبارک احمد کی شادی کر دیں- اس وقت حضرت ام طاہر کی والدہ ماجدہ جو ان دنوں حضرت صاحب کے گھر مہمان آئی ہوئی تھیں صحن میں نظر آئیں حضرت صاحب نے انہیں بلایا اور فرمایا ہمارا منشا ہے کہ مبارک احمد کی شادی کر دیں آپ کی لڑکی مریم ہے اگر آپ پسند کریں تو اس سے مبارک احمد کی شادی کر دی جائے- انہوں نے کہا مجھے کوئی عذر نہیں لیکن اگر آپ کچھ مہلت دیں تو ڈاکٹر صاحب سے بھی پوچھ لوں- اس وقت ان کو دو خیال تھے- ایک تو یہ کہ اس خاندان کی کوئی لڑکی غیر سید میں نہیں بیاہی گئی تھی- دوسرے یہ کہ مبارک احمد صاحب ایک خطرناک بیماری میں مبتلا تھے (اس وقت اس بیماری کا مکمل علاج دریافت نہ ہونے کی صورت میں اسے خطرناک سمجھا جاتا تھا) ڈاکٹر صاحب خود اس کا علاج کرتے تھے- اس لئے وہ خیال کریں گے کہ یہ شادی خطرہ سے پر ہے- جب ڈاکٹر صاحب آئے تو انہوں نے اس طرح پوچھا کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کا امتحان لے تو کیا آپ پکے رہیں گے-

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے گا- اس پر انہوں نے بتایا میں اوپر گئی تھی- تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ مریم کی شادی مبارک احمد صاحب سے کر دیں- یہ بات سن کر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا اچھی بات ہے اگر حضرت صاحب کو یہ پسند ہے تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے یہ سن کر ڈاکٹر صاحب کی بیوی اور سیدہ مریم بیگم صاحبہ کی والدہ خوشی سے اپنے آنسو روک نہ سکیں- چنانچہ یہ نکاح ہو گیا- لیکن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی عمر نے وفا نہ کی اور کچھ دنوں کے بعد وہ بچی بیوہ ہو گئی-

اللہ تعالیٰ کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا- بعد میں وہی بچی حضرت صاحب کے خاندان میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سے بیاہی گئی اور حضرت امام جماعت الثانی کی بیوی بن کر خواتین مبارکہ میں شامل ہو گئی- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے گھر میں ذکر کیا کہ اس لڑکی کا رشتہ ہمارے گھر میں ہی ہو تو اچھا ہے-

کئی سال بعد حضرت امام جماعت الثانی کو معلوم ہوا کہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے خاندان والے کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں بیوہ کا نکاح نہیں ہوتا- ہاں حضرت صاحب کے گھر میں کسی جگہ شادی ہو گئی تو کر دیں گے ورنہ لڑکی یونہی بیٹھی رہے گی- حضرت صاحب نے اپنے خاندان میں کوشش کی کہ کہیں اس لڑکی کی شادی ہو جائے- نفی میں جواب کی صورت میں حسن و احسان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نظیر اور اسیروں کے رستگار نے عزم و ہمت کا ثبوت دیا اور انہیں اپنے لئے چن لیا- تاکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ

باقی صفحہ 7 پر

چوہدری عبدالحفیظ

حضرت پیر اکبر علی صاحب

محترم پیر صاحب جماعت کے ایک ممتاز اور مخلص فرد تھے- آپ عربی کے عالم اور سلسلہ کی کتب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے- نیکی اور تقویٰ اور خاندانی وجاہت کے سبب اپنوں اور بیگانوں میں سب جگہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے امامت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں آپ مشرف بہ احمدیت ہوئے یہ آپ کا تقویٰ اور طہارت ہی تھی کہ جس کی بدولت خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو نہ صرف احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق بخشی بلکہ اس سے بڑھ کر یہ آپ کے اخلاص اور ایمان میں روز افزوں ترقی عطا فرمائی اور آخر دم تک احمدیت پر مضبوطی سے قائم رکھا-

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے- مگر میں اس جگہ اختصاراً آپ کی کچھ ان صفات حسنہ کا ذکر کروں گا جو...... میرے علم اور مشاہدہ میں اس وقت ہیں-

آپ کا گاؤں سراواں تحصیل فاضلکا تھا- آپ وہاں کے مشہور بودلہ خاندان کے فرد اور ایک بڑے زمیندار تھے- لاہور سے ایل- ایل- بی کرنے کے بعد آپ فیروزپور کے مشہور اور کامیاب وکلاء میں شمار ہونے لگے- 15ء یا 16ء میں جب آپ کی دوسری شادی حضرت مرزا ناصر علی صاحب ایڈووکیٹ فیروزپور سابق امیر جماعت فیروزپور کے ہاں ہوئی- تو اس کے بعد آپ نے فیروزپور میں ہی اپنی مستقل رہائش اختیار کر لی اور کچھ عرصہ بعد ایک وسیع قطعہ اراضی خرید کر اس پر اپنا مکان بھی تعمیر کروالیا-

ابتداء میں آپ نے فیروزپور میونسپلٹی کے ممبر اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے جائنٹ چیئرمین کی حیثیت سے پبلک کی بہت سی خدمات سرانجام دیں- آپ کی دیانتداری اور تقویٰ کے سبب فیروزپور کے اعلیٰ حکام کا آپ پر ہمیشہ پورا پورا بھروسہ رہا- چنانچہ اسی اعتماد کی بدولت کئی ایک محکمے جن میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کا دور دورہ تھا- آپ کی تحویل میں دئے جاتے رہے آپ کافی عرصہ تک نواب صاحب ممدوٹ کے قانونی مشیر رہے اور کئی برس تک فاضلکا کے حلقہ سے پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور پھر بعد میں لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بھی رہے-

آپ سلسلے کے کاموں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے رہے- چندوں وغیرہ کی ہر تحریک میں نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بھی ضرور حصہ لینے کی تلقین فرماتے- جس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب تشریف نہ لا سکے تو بارشاد حضرت صاحب آپ کنڈکٹر کے فرائض سرانجام دیتے- مالی اور انتظامی امور سے متعلق کمیٹیوں میں جس دلچسپی اور انہماک سے حصہ لیا کرتے تھے- وہ ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا-

حضرت مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کی وفات غالباً 37ء میں ہوئی اس کے بعد سے آپ فیروزپور کی جماعت کے امیر تھے- آپ کے عہد امارت میں فیروزپور کی جماعت نے خوب ترقی کی- حضرت صاحب کے مقرر کردہ خاص ایام یعنی یوم پیشوایان مذاہب وغیرہ کے جلسے باقاعدگی کے ساتھ ہوا کرتے تھے- اور بوجہ اس کے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے آپ کے تعلقات نہایت استوار تھے- وہ بہت کامیاب رہتے- علاوہ ازیں ان کٹھن مرحلوں پر بھی جبکہ مخالفت کے سمندر کی بے پناہ موجیں اور نامساعد حالات کے خوفناک تھپیڑے اپنا سارا زور صرف کر رہے ہوتے آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ ہوتی اور پبلک جگہوں پر جلسوں کے انعقاد میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے- بلکہ اپنے دینی اخلاص اور تقوے کے سبب پامردی سے ہر مخالفت کا مقابلہ کرتے-

آپ احمدیت کے لئے بہت جرأت اور دلیری رکھتے تھے- اس کے ساتھ ہی آپ کے دل میں احمدیت کے لئے غیرت بھی بڑی تھی- چنانچہ آپ کی اس دلیری اور حق گوئی کا سب پر بے انتہا اثر تھا-

حضرت صاحب کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ بدرجہ اتم آپ میں موجود تھا- آپ خدا تعالیٰ کی رضا حضرت صاحب کی خوشنودی کی خاطر کسی قرابت اور رشتہ داری کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے- مثال کے طور پر سر مرزا ظفر علی صاحب جو حضرت مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت فیروزپور کے برادر بزرگ تھے مگر سلسلہ کے مخالف تھے- فیروزپور کے حلقہ سے الیکشن میں کھڑے ہوئے ان کا مدمقابل بھی ایک غیر احمدی ہی تھا حضرت صاحب نے جماعتی مفاد کے پیش نظر ان کے مخالف کے حق میں کام کرنے کے لئے فیروزپور کی جماعت کو ارشاد فرمایا- چنانچہ محترم پیر صاحب نے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کا پاک نمونہ دکھایا اور اپنے پیارے آقا کی خوشنودی اور اس کے منشاء کے مطابق ذاتی مفاد کو سلسلہ کے مفاد پر قربان کر دیا اور اپنی کسی قسم کی قرابت یا رشتہ داری کا کچھ لحاظ نہ کیا اور سر مرزا ظفر علی کے خلاف کام کیا- یہی نہیں بلکہ آپ کی تمام زندگی میں اس قسم کی بیسیوں مثالیں ملیں گی کہ اپنے ذاتی مفاد کو سلسلہ کی خاطر چھوڑ دیا ہو- بلکہ آپ ذاتی مفاد کو سلسلہ کے مفاد کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد- لاہور کینٹ

موجودہ دور میں رشتہ ناطہ کے مسائل

انسانیت کی بقا اور دوام کے لئے روز اول سے ہی شادی بیاہ کا سلسلہ جاری اور ساری ہے- زمانہ قدیم اور زمانہ جاہلیت میں عجیب و غریب طرح کی رسومات اور طور طریقے تھے- پھر جوں جوں انسانی تہذیب و تمدن نے ترقی کی شادی اور رشتہ ناطہ جیسے اہم عنوان میں نکھار پیدا ہوتا گیا- مذاہب عالم نے اس بارہ میں بڑے اعلیٰ اور بلند اصول وضع کئے- دین حق نے اس سلسلہ میں ایسے سنگ میل مقرر کئے کہ انسانیت اپنے معراج کو جا پہنچی- اگر دین حق کی بتائی ہوئی باتوں پر دل و جان سے عمل کیا جائے تو خاندانی تعلقات اور ازدواجی معاملات بڑی صحیح طرح ترقی کی منازل طے کرنے لگتے ہیں اور سوسائٹی میں ایک شاندار ٹھہراؤ- وقار- سکون اور اطمینان پیدا ہو جاتا ہے- مگر جونہی ان اصولوں اور باتوں میں جھول پیدا ہونے لگے- ان سنہری حکموں سے روگردانی کی جانی لگے تو خاندانوں میں ایک گھبراہٹ- افراتفری اور پریشانی معرض وجود میں آنے لگتی ہے- اور بظاہر خوشحال گھرانے توڑ پھوڑ کا شکار ہو جاتے ہیں-

فرمان ہے کہ رشتہ ناطہ کرتے وقت نیکی اور تقویٰ کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے- پھر شکل و صورت کو اور آخیر میں مالی حالات کو ایک اور جگہ بیان ہے کہ رشتے کرتے وقت "کفو" یعنی برابری کا پاس کرو- اگر ان باتوں پر مکمل طور پر عمل کیا جائے تو جونہی ایک نیا جوڑا اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کرے گا- تو محبت پیار- ہم آہنگی- یگانگت اور اتحاد و اتفاق ان کا استقبال کریں گے- آج کل کے اس مادی دور میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ خلع اور طلاق کی فیصد شرح بڑھ رہی ہے- رشتہ کے آغاز سے ہی بلکہ روز اول سے ہی بد اعتمادی اور شک و شبہ کی فضاء جنم لے لیتی ہے ایسا کیوں ہوتا ہے- اس کا کس طرح سدباب ہو سکتا ہے- اور ہمیں کیا کرنا چاہئے- ان ڈھیر سارے مسائل کا جواب آج کی نشست میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی- تاکہ ہمارے گھر ہمارا خاندان- ہمارے نوبیاہتا جوڑے اور ہمارا معاشرہ جنت کا نمونہ پیش کریں اور اس آسودہ حال اور خوشیوں اور مسرتوں سے لبریز ماحول میں جو اولاد پیدا ہو- وہ سکون قلب اور راحت جان کا ایک بے نظیر نمونہ ہو-

1- سب سے اہم اور ضروری بات تقویٰ کو اختیار کرنے کی ہے- اکثر اوقات لڑکے کے والدین اپنے بیٹے کی عمر تعلیم- ملازمت- کاروبار اور چال چلن اور عقیدہ پر قیام اور عمل کے بارے تقویٰ کے معیار پر قائم نہیں رہتے- کئی بار لڑکے نے پہلے شادی کی ہوتی ہے- یا کر کے چھوڑ دی ہوتی ہے- اس طرح کے اور بے شمار مسئلے لڑکی والوں سے چھپا کر رکھے جاتے ہیں- اور یہ پہلی اینٹ ہی جب بنیاد میں ٹیڑھی اور خراب رکھی گئی تو پھر خیر کی تمنا کون کرے-

2- دوسری طرف لڑکی والے بھی لڑکی کے کوائف اخفاء میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر توقع یہ کرتے ہیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا- مگر ایسا ہوتا بہت کم دفعہ دیکھا گیا ہے-

3- لڑکے کی والدہ محترمہ کے متعلق اکثر اوقات یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ اپنے بیٹے کی بیوی کی تلاش میں دن رات ایک کر دیتی ہے- اس کا صرف اور صرف ایک ہی معیار ہوتا ہے کہ لڑکی حسین و جمیل اور پری ہو- رنگ بہت گورا نقش تیکھے- تعلیم کینیرڈ کالج کی- گھرانہ بڑا اونچا ہی نہیں بلکہ معروف و مشہور- اور بیچاری ماں محبت کے اندھے پن میں یہ نہیں دیکھتی کہ اس کا میٹرک پاس یا ایف- اے فیل صاحبزادہ کیا اس خاندان میں اپنے آپ کو ڈھال بھی سکے گا یا نہیں- کیا وہ احساس کمتری کا شکار تو نہیں ہو جائے گا- کیا وہ سسرال پر بوجھ تو نہیں بن جائے گا- کیا اس کی ہونے والی بہو اپنے آپ کو ایسے حالات میں سنبھالا بھی دے سکے گی کہ نہیں- خیر جب شادی ہو گئی تو چند دنوں کے اندر ہی چپقلش اور ناچاقی نے آن ڈیرے ڈالے- پھر وہی کچھ ہونے لگتا ہے جس کا خدشہ تھا-

4- لڑکے والے بڑے دھڑلے اور گرجدار انداز میں لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں لڑکی والے تمام تیاری کے ساتھ ساتھ ڈرتے دلوں کو سہارا دیتے ہوئے ان نووارد مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں- لڑکی تیار ہو کر- اس روایتی چائے کی ٹرالی کو سجا کر ڈرائینگ روم میں کپکپائے دل کے ساتھ داخل ہوتی ہے- لڑکے والوں کی نظریں پہلے یکدم اس کی طرف اٹھتی ہیں- پہلے ماحول بڑا گھٹا گھٹا سا ہو جاتا ہے- پھر آہستہ آہستہ اس گھٹن میں کمی واقع ہوتی ہے- بچی کے والدین دل میں ورد پڑھتے ہیں- کہ الٰہی خیر کر- لڑکے والوں کو لڑکی پسند نہیں آتی- وہ گومگو کی طرح کی باتیں کر کے رخصت ہو جاتے ہیں- اور آخر کار یہ پتہ لگتا ہے کہ رشتہ ان کو پسند نہیں آیا-

اس ساری کارروائی کی بجائے کیا یہ بہتر نہیں کہ لڑکی کو جمعہ- جلسہ- اجتماع یا کسی اور جگہ پہلے دیکھ لیا جائے- اگر دل مائل ہو تو پھر ان کے گھر جایا جائے- اس طرح کے بار بار "نہ" "نہ" سے کبھی کسی دردمند دل نے سوچا کہ اس بچی کے دل پر کیا گزرتی ہو گی- لڑکے والوں کو یہ احساس بھی ہونا چاہئے کہ آخر ان کی بھی کوئی بہن ہے- بیٹی ہے- اگر اس کے ساتھ ایسا ہو تو وہ کیا محسوس کرے گی- لہذا لڑکی کو پسند کرتے وقت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے اور سب سے اہم یہ کہ رشتہ کے فیصلے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی مسلسل دعا کی جائے تاکہ اللہ خود حامی و ناصر ہو-

بعض اوقات لڑکی والے دوسری طرف کی دنیاوی وجاہت مالی حالت کی چکا چوند کیفیت سے اتنے متاثر ہو جاتے ہیں- کہ وہ ہونے والے داماد کی معلوم اخلاقی کمزوریوں اور دوسری واشگاف خرابیوں کو یک قلم ختم قرار دے دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں- کہ وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا- یاد رہے کہ ایسے رشتے تار عنکبوت سے زیادہ مضبوط نہیں ہوتے-

آخیر میں عرض ہے کہ ہم اپنے اردگرد آس پاس کئی ایک واقعات ایسے دیکھتے ہیں کہ رشتوں کی تلاش اور ان کے طے کرنے میں صدق دل سے دین حق کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہیں کیا گیا- دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی- خیر رشتہ طے ہو گیا- شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی- شادی بیاہ کی رسومات- حد سے بڑھے ہوئے رخصتانے اور ولیمے کے اخراجات جہیز اور وریاں سادگی کے اصولوں کا کھلے بندوں مذاق اڑاتے نظر آتی ہیں- بڑے بڑے صاحبان عقل و دانش منقار زیر کئے ساری رسومات سے گزر جاتے ہیں- پھر تھوڑے دنوں بعد کھسر پھسر شروع ہوئی- پھر یہ آواز ذرا اونچی ہوئی- پھر کسی کی ورد زبان ہوئی- کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے- لڑکا طلاق دینے کا سوچ رہا ہے- لڑکی والے خلع کی درخواست کا مسودہ تیار کر رہے ہیں- قارئین کرام ایسا کیوں ہوا- صرف اور صرف اس لئے کہ تقویٰ کو ترک کر دیا گیا- اپنی سطحی اور واجبی عقل کو حرف آخر سمجھ لیا گیا- دعا کرنے میں کوتاہی کی گئی- دنیاوی لالچ اور حسن پرستی آڑے آئی- سادگی کو خیرباد کہہ دیا گیا- اتنا سفر طے کرنے کے بعد ہم پھر نقطہ آغاز کی طرف لوٹ آئے لہذا بہتر یہی ہے کہ دین حق کی تعلیم پر سو فیصدی عمل کیا جائے اور ہمیشہ دعا کی جائے تو ہم امن اور سکون میں رہیں گے- اور ایک اچھے سلجھے ہوئے اور مہذب معاشرہ کے قیام میں کامیاب رہیں گے-

آیئے کوشش کریں- اور دعائیں کریں اور اپنے بچوں کے رشتے تقویٰ اور "کفو" کی بنیادوں پر استوار کریں- پھر نئے ازدواجی تعلقات مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر کھڑے ہوں گے- ان میں برکت پڑے گی- خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم نازل ہو گا- اولاد صالحہ عطا ہو گی- ہمارے قلب و جگر اور روح کو سکون نصیب ہو گا- اور ساتھ ساتھ یہ جماعتی استحکام وقار اور خوشحالی کا ذریعہ بھی بنے گا- یہ آزمایا ہوا نسخہ ہے اس کو بار بار آزمایئے- آپ گھاٹے میں نہیں رہیں گے)- اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو-

---

شیخ خورشید احمد- سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

میرا خاندان

1- خاکسار کو 46ء تا 79ء تک کم و بیش 33 سال بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل خدمت کی توفیق ملی- دو سال خدام الاحمدیہ لاہور کا قائد رہا- ربوہ آ کر قریباً 8 سال تک ایڈیٹر تشحیذ الاذہان اور مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ رہا- پھر کئی سال تک ماہنامہ مصباح کا ایڈیٹر رہا- بچوں کے لئے دو کتابیں "راہ ایمان" اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" لکھیں جس کے 25-30 ایڈیشن ربوہ سے اور کئی ایڈیشن قادیان سے شائع ہو چکے ہیں- انگریزی ہندی- بنگلہ اور سواحلی زبانوں میں ان کے تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں- محلہ دارالرحمت وسطی میں اور انصار اللہ مرکزیہ میں بھی مختلف کاموں کی توفیق ملتی رہی-

2- امتہ اللطیف (اہلیہ) نے محلہ دارالفتوح قادیان میں چھوٹی سی عمر میں اسی لجنہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کیا- پارٹیشن کے وقت سے پہلے قادیان میں اور پھر رتن باغ لاہور میں ذمہ داری کے بڑے اہم کام اسے سونپے گئے- (تاریخ لجنہ جلد دوم ص 32 تا 35)

ربوہ کے ابتدائی ایام میں وہ لجنہ کی سب سے پہلی عہدیدار بنی جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خود مقرر فرمائی (تاریخ لجنہ جلد دوم ص 108) 1963ء میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کے باہر سے وہ پہلی مرتبہ 63ء میں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بنی- (تاریخ لجنہ جلد سوم ص 782) پھر سالہا سال تک جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ رہی- پھر سیکرٹری تجنید اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے علاوہ وہ پہلی سیکرٹری اشاعت ہے جسے تاریخ لجنہ کی چار جلدوں کے علاوہ اور کئی کتب شائع کرنے کی توفیق ملی پھر چند سال وہ آنریری طور پر مدیرہ مصباح بھی رہی اس کی یہ خدمات کم و بیش 50 سالوں پر محیط ہیں-

3- ڈاکٹر صلاح الدین صاحب پی ایچ ڈی نیویارک اور واشنگٹن میں سالانہ جلسوں اور دیگر تقاریب میں لنگر خانہ کے منتظم ہوتے ہیں ان کے معاونین مولوی شریف صاحب کے بیٹے نعیم احمد- لطیف احمد اور کریم احمد ہوتے ہیں یہ سب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات۔شخصیات

متحدہ عرب امارات کی مشترکہ مشقیں

بتایا گیا ہے کہ متحدہ عرب امارات اور ہندوستان' متحدہ عرب امارات کے پانیوں میں اکٹھے بحری مشقیں کریں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہ دونوں ملک اس طرح کی بحری مشقیں کر رہے ہیں۔ یہ بات متحدہ عرب امارات میں ہندوستان سفیر مسٹر مینسن نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔انہوں نے بتایا کہ تین بحری جہاز ریئر ایڈمرل سلوا کی سربراہی میں ابو ظہبی کا 18۔ نومبر سے 20۔ نومبر تک دورہ کریں گے اس کے بعد وہ دوبئی چلے جائیں گے اور وہاں پر 27۔ نومبر سے 30۔ نومبر تک رہیں گے۔ اس کے بعد ان کی منزل کویت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مشقیں ہمارے فوجی تعاون کے پروگرام کے مطابق ہیں۔

○○○

امریکہ میں بجٹ کا بحران

امریکہ میں حکومت نے فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے اپنے دفاتر بند کر دئے ہیں۔ صدر بل کلنٹن اور ریپبلکن کانگریس کا بجٹ کے معاملے میں اتفاق نہیں ہو رہا تھا۔ دو ایمرجنسی معاملات کو صدر نے ویٹو کر دیا جس کی وجہ سے امریکی حکومت اپنا دفتری کام نہیں چلا سکتی۔ حکومت کا خیال تھا کہ کلنٹن کسی قدر نرمی اختیار کریں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ چنانچہ آٹھ لاکھ وفاقی کام کرنے والے لوگوں کو اس کا نقصان پہنچے گا۔

○○○

الطاف حسین۔ نصیراللہ بابر

مہاجر قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ یہ بیان انتہائی مبالغہ آمیز ہے کہ انہوں نے وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر کے متعلق اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ انہیں قتل کیا جائے۔ انہوں نے ایک تحریری بیان میں اس بات کی تردید کی ہے۔ البتہ ضرور کہا ہے کہ انہیں گرفتار کیا جانا چاہئے اور ان پر مہاجروں کے قتل کا مقدمہ چلانا چاہئے۔

○○○

مسیحی کی ہلاکت

بتایا گیا ہے کہ ایک مسیحی حراست میں لئے جانے کے بعد پولیس کی تحویل میں نصف گھنٹے کے اندر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اسے دل کا حملہ ہوا اور دوسرے کہتے ہیں کہ اسے اتنا پیٹا گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کی موت سے بارہ دن پہلے کہا جاتا ہے کہ اس نے دو اماموں کو ایک خط لکھا تھا جس میں اس کے ساتھ اس کے تین ساتھی صدیق ،شریف اور نذیر بھی شامل ہیں۔ یہ خط توہین رسالت کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والا تھا۔ اگرچہ جن لوگوں نے پولیس کو اس معاملے کی رپورٹ لکھوائی انہوں نے کسی ایک کا نام نہیں لیا تھا۔

○○○

سعودی عرب بم دھماکہ

سعودی عرب میں امریکی فوجی مرکز پر کار بم دھماکے سے چھ افراد ہلاک ہوئے اور تقریباً اسّی زخمی۔ اب کہا جاتا ہے کہ اس کی تفتیش جاری ہے۔ امریکہ نے بھی اپنے تفتیشی افسران وہاں بھیجے ہیں تاکہ وہ وہاں سعودی عرب کی تفتیشی ٹیم کے ساتھ مل کر بم دھماکہ کرنے والوں کا پتہ چلا سکیں۔ حفاظتی انتظامات خاصے سخت کر دئے گئے ہیں اور امریکنوں سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ وہ خود بھی اپنی حفاظت کے انتظامات سے غافل نہ ہوں۔ صدر کلنٹن نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ ان کی حکومت اپنا پورا زور لگا کر دھماکہ کرنے والوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے گی۔ ہم نے سعودی عرب سے کہا ہے کہ وہ اس واقعہ کی مکمل رپورٹ حکومت امریکہ کو مہیا کرے۔

گاہے گاہے باز خواں

فضل حق اپنے کالم "گاہے گاہے باز خواں" میں روزنامہ جنگ کی 8 نومبر 1995ء کی اشاعت میں کہتے ہیں:۔

"مال بنانا' سچائی کو روکنا' جھوٹ کو پھیلانا' یہ کام قانون ملکی کے تحت ہی نہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق بھی جرم ہے۔ سو پہلا سوال ہمیں کیا ہو گیا؟ کچھ نہیں ہوا۔ خیر خیریت ہے۔ پاکستان نہ کسی لیگ نے بنایا تھا۔ نہ جماعت نے نہ جمعیت نے نہ علماء نے وہ تو رسول عربی ﷺ کی امت کے چند دیوانوں کے نالے اور آنسوؤں بھرے سجدے تھے جو کام آ گئے۔ خاک نشیں جو اس وقت بھی زبوں حال تھے۔ آج بھی زبوں حال ہیں۔ ایک مرد دردمند کے پیچھے لگ گئے علماء کو اور اسلامی و نیم اسلامی جماعتوں کو چھوڑ آئے تو منزل پا گئے۔ کائنات کے ہر واقعہ کے دو چہرے ہوتے ہیں ایک وہ جو امر الٰہی سے عالم غیب میں سنورتا ہے دوسرا وہ جو ہماری آنکھوں کے سامنے عالم اسباب میں اترتا ہے۔ اصل جنم ہر واقعہ کا عالم غیب میں ہی ہوتا ہے۔ قرآن نے فرمایا اللہ کا امر ایسا ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر لیں تو کہتے ہیں ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔"

کچھ نام نہاد علمائے دین محمد علی جناح کے خلاف تھے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی ان کے مخلص رفیق تھے۔ علامہ کو یہ قرب قائد حاصل تھا کہ وہ بغیر اجازت کسی بھی وقت قائد سے مل لیتے تھے۔ سردی کا موسم تھا۔ صبح دس بجے کا عمل۔ قائد دلّی میں 10/ اورنگزیب روڈ میں قیام فرماتے۔ عثمانی صاحب ملاقات کے لئے پہنچے۔ ملازم سے پوچھا۔ اس نے کہا ابھی مسلمانوں کا نمائندہ کمرہ خواب سے باہر نہیں آیا۔ یہ تاخیر قائد کے معمول کے خلاف تھی۔ عثمانی صاحب کا دل دھڑکا۔ اللہ خیر کرے۔ انہوں نے چپکے سے کمرے کے ایک کواڑ کو کھسکا کر دیکھا۔ محمد علی سجدے میں پڑے زار و قطار رو رہے تھے۔ کسے معلوم تھا قادر مطلق نے اسی لمحہ پاکستان کے لئے "کُن" کہہ دیا ہو۔ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ عالم اسباب کا حال قائد خود بتا گئے ہیں انہوں نے کہا کہ "میری جیب میں تو سب جھوٹے سکے ہیں۔ پاکستان تو میں نے اپنے سٹینو اور ٹائپ رائٹر کی مدد سے حاصل کیا۔" سبحان اللہ یہ تو ہوا تھا اس وقت جب داڑھی منڈے اور فرنگی تعلیم والے محمد علی جناح پر بعض ممتاز علمائے دین نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اور اس کے بعد وہی ہوا جو ہونا تھا۔ "کچے کچ کیتا کھوٹے کھوٹ کیتا" مختلف لباسوں والے "اکابرین مجرم" اس ملک پر حکومت کرتے رہے۔ کبھی وہ گورنر جنرل جسے پاکستانی قوم کے مقابلے میں برطانوی سرکار کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء زیادہ عزیز تھا اور وہ چیف جسٹس جس نے پہلی بار تمیز الدین مقدمہ میں اپنی زبان سے پاک وطن پر نظریہ ضرورت کا زہر چھڑکا۔ پھر جرنیل ۔عشرہ ترقی۔ عوامی انقلاب۔ میڈان پاکستان امیر المومنین۔ امریکہ کی سامراجی قوت کو للکارنے والا۔ مقتل کی نذر ہونے والا۔

بقیہ صفحہ 4

سامنے کچھ بھی خیال نہ کرتے تھے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ سے آپ کے نہایت گہرے تعلقات تھے اور آپ کے دل میں خاندان کے لئے بے انتہا عقیدت و محبت اور عزت تھی اس کے علاوہ آپ کا رشتہ داری کا بھی تعلق تھا یعنی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب آپ کے سمدھی تھے حضرت اماں جان' حضرت امام جماعت الثانی اور خاندان کے دوسرے ارکان جب کبھی فیروز پور تشریف لاتے۔ ہمیشہ حضرت ناصر علی صاحب یا حضرت پیر صاحب کے ہاں ہی تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔

حضرت پیر صاحب نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کے بے حد گرویدہ تھے جو کوئی بھی ملاقات کے لئے آتا۔ آپ اس سے نہایت تواضع سے پیش آتے۔ آپ کی طبیعت قدرے تیز تھی لیکن یہ حیران کن بات ہے کہ آپ نے جب ضلع فیروز پور کی جماعت کی امارت جیسی اہم ذمہ داری سنبھالی تو آپ کی طبیعت میں بردباری اور نرمی کا پہلو انتہائی غالب آ گیا آپ احباب جماعت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور گاہے بگاہے ان کی خیرو عافیت دریافت فرماتے رہے تھے۔ آپ دوستوں کی ہر خوشی اور غمی میں باقاعدہ شریک ہوتے تھے اور اگر کسی کی آپس میں کوئی ان بن ہو جاتی تو اسے حتی الوسع سلجھانے کی کوشش فرماتے۔ آپ غریب دوستوں کا بھی بیحد خیال رکھا کرتے تھے اور ان کی کسی نہ کسی طریقے سے امداد فرماتے رہتے۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا۔ چنانچہ جماعت کے اکثر مہمان آپ ہی کے دولت کدہ پر فروکش ہوا کرتے تھے جہاں ان کی آسائش وغیرہ کا محترم پیر صاحب ذاتی طور پر خیال رکھتے۔

گذشتہ مسلسل دو اڑھائی برس سے آپ کو جوڑوں کے درد کی وجہ سے گھٹنوں میں درد کی شکایت رہنے لگی تھی۔ لیکن پھر بھی آپ کوشش فرماتے کہ سلسلے کی خدمت میں کوئی کمی نہ واقع ہو اور فیروزپور میں اپنے قیام کے آخری دنوں میں تو باوجود اس کے کہ آپ کو شدید درد کی تکلیف تھی۔ علاوہ ازیں آپ کا مکان بھی بیت الذکر سے کافی فاصلہ پر تھا۔ آپ شام کی عبادت میں ضرور تشریف لاتے اور حتی الوسع خود امامت فرمایا کرتے۔

پچھلے دنوں آپ ایک نجی کام کے لئے منٹگمری تشریف لے گئے ہوئے تھے کہ وہاں آپ کے دائیں بازو اور اسی طرف کی ٹانگ پر فالج کا حملہ ہوا۔ چنانچہ آپ راولپنڈی واپس لائے گئے۔ جہاں چند دن کے افاقہ کے بعد پھر حملہ ہوا جو پہلے سے زیادہ شدت کا تھا ہر قسم کی انسانی تدابیر آپ کو بچانے کے لئے بروئے کار لائی گئیں۔ لیکن قضاء اپنا آخری پیغام لا چکی تھی اور بہترین ڈاکٹری امداد بھی آپ کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکی۔ چنانچہ 25۔ مئی رات کو بارہ بجے آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

آپ موصی تھے آپ کو راولپنڈی میں امانتاً دفنایا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(الفضل 15۔ جولائی 1948ء)

بقیہ صفحہ 5

جماعت نیویارک کے سرگرم کارکن ہیں۔

4۔ خالہ سرداراں (عبداللہ صاحب کی ہمشیرہ) کے بیٹے عبدالہادی صاحب ناصر نیویارک کے سیکرٹری تعلیم ہیں۔

5۔ ہمارے بچوں میں عزیز لئیق احمد کینیڈا مشن کے جنرل سیکرٹری ملک لال خان صاحب کے اسسٹنٹ ہیں۔ زاہد نیویارک میں ایم ٹی اے کے پروگرام کے منتظمین میں سے ہے جبکہ شاہد راولپنڈی میں اپنے حلقہ کی جماعت کا صدر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ابن مکرم اللہ یار صاحب کا نکاح مورخہ 95-10-12 کو بیت المبارک میں ہمراہ محترمہ سعدیہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمن صابر صاحب (کارکن دفتر مال) محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب دار الصدر شرقی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء کو دوسری بیٹی سے نوازہ ہے بچی کا نام امتہ القیوم تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم محمد مالے خان آف چک نمبر 9 پنیار کی پوتی اور مکرم محمد قاسم صاحب بھلوال کی نواسی ہے احباب سے نومولودہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے پنجاب کے سکونتی (ڈومیسائل رکھنے والوں) طلبہ سے انجینئرنگ کی مندرجہ ذیل فیلڈز میں بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ الیکٹریکل۔ 2۔ سول۔ 3۔ میکینیکل۔ 4۔ Metallargical اینڈ میٹریل سائنس۔ 5۔ کیمیکل۔ 6۔ پٹرولیم۔ 7۔ مائننگ۔ 8۔ آرکیٹکچر۔ 9۔ سٹی اینڈ ریجنل پلیننگ۔

اہلیت:۔ F.Sc پری انجینئرنگ ہونا ضروری ہے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14۔ دسمبر 95ء مقرر ہے۔

مزید معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 95-11-17 ملاحظہ فرماویں۔

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (NIML) اسلام آباد نے مندرجہ ذیل زبانوں کے لئے مختلف کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ M.A (دورانیہ 2 سال) عربی۔ جرمن۔ فارسی۔

2۔ سرٹیفکیٹ کورس (دورانیہ 6 ماہ) عربی۔ Bahasa انڈونیشیا۔ چینی۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ جاپانی۔ فارسی۔ دری۔ روسی۔ تاجک۔ ترکی۔

3۔ ڈپلومہ کورس (دورانیہ 6 ماہ) انگریزی۔ عربی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ہندی۔ فارسی۔ دری۔ ترکی۔ چینی۔ جاپانی۔ روسی۔

اہلیت اور دیگر معلومات کے لئے روزنامہ "DAWN" اور "NATION" مورخہ 17۔ نومبر 95ء بروز جمعہ ملاحظہ فرماویں۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11۔ دسمبر 95ء مقرر ہے۔

○ FAST سینٹر کراچی نے 3 سالہ B.C.S (کمپیوٹر سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا F.sc میں میتھ اور فزکس ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ B.sc پاس کرنے والے طلبہ جنہوں نے میتھ اور فزکس پڑھی ہو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک AptilludeTest دینا ضروری ہو گا۔ درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ دسمبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے رونامہ "DAWN" 17 نومبر 95ء (بروز جمعہ) ملاحظہ فرماویں۔

○ S.A.H انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس (Fast) لاہور نے B.c.s تین سالہ (کمپیوٹر سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا کم از کم انٹرمیڈیٹ میں میتھ پڑھا ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل ایک Aptitude ٹیسٹ دینا لازمی ہو گا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ دسمبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "DAWN" مورخہ 17۔ نومبر 95ء (بروز جمعہ) ملاحظہ فرماویں۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف COST اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے اپنے کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ دینا ہو گا جو انگریزی۔ Arithmatic۔ جنرل نالج پر مشتمل ہو گا۔ درخواست دہندہ کو کم از کم گریجویٹ ہونا چاہئے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12۔ دسمبر 95ء ہے۔

یہ انسٹی ٹیوٹ اپنے کورسز کراچی۔ اسلام آباد۔ لاہور۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ فیصل آباد۔ ملتان اور ایبٹ آباد میں کرواتا ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "DAWN" مورخہ 17۔ نومبر 95ء بروز جمعہ ملاحظہ کریں۔

○ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے مندرجہ ذیل دو کالجوں میں 4 سالہ BDS کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ ڈی مونٹ مورپنسی کالج آف ڈینٹسٹری لاہور۔

2۔ ڈینٹل سیکشن نشتر میڈیکل کالج ملتان۔

اہلیت:۔ 1۔ صرف پنجاب کا ڈومیسائل رکھنے والے درخواست دینے کے اہل ہیں۔

2۔ امیدوار کا F.Sc (پری میڈیکل) ہونا ضروری ہے۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ دسمبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے رونامہ "پاکستان ٹائمز" 95-11-17 ملاحظہ فرمائیں۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف Environmental انجینئرنگ اینڈ ریسرچ NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی نے M.Sc ماحولیاتی انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ M.Sc میں صبح اور شام کے پروگرام مہیا ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 9۔ دسمبر 95ء ہے۔ درخواست دھندگان کو داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ بھی دینا ہو گا۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "DAWN" مورخہ 17۔ نومبر 95ء بروز جمعہ صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرماویں۔

بقیہ صفحہ 4

احمدیہ کی خواہش پوری ہو جائے۔ اور ایک جان تباہی سے بچ جائے۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضرت سیدہ موصوفہ حضرت امام جماعت الثانی کی نہایت جان نثار بیوی اور دینی امور میں عمر بھر معین و مددگار اور جماعت احمدیہ کے طبقہ نسواں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئیں۔

شادی حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت امام جماعت الثانی سے 7۔ فروری 1921ء کو ہوا۔ خطبہ نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحب نے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ اہل اللہ کے نکاح کے وقت خدا تعالیٰ بھی خاص بخشش کرتا ہے اور دعائیں سنتا ہے۔ اس لئے آپ کے نکاح کے وقت ایک خاص گریہ وزاری دیکھنے میں آئی۔ اور دعاؤں کی خاص کیفیت میں رحمت الٰہی کا آسمان سے نزول ہوتا نظر آتا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب انتہائی سادگی سے عمل میں آئی۔ حضرت صاحب اپنے عیال کے ساتھ ٹانگہ پر مقررہ دن شام کے وقت حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب (جن کا قیام خان بہادر شیخ رحمت اللہ کی کوٹھی میں تھا) کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ دس پندرہ منٹ کے بعد دونوں ٹانگہ میں مغرب کے لئے واپس آ گئے۔ اور پھر جب اماں جان وہاں تشریف لے گئیں اور رات کا کچھ حصہ گذرنے پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے گھر میں لے آئیں۔

23۔ فروری 1921ء کو حضرت صاحب کی طرف سے پانچ سو آدمیوں کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ اس طرح آپ کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کے ایمان کی جزا (جو انہوں نے اس بیٹی کے بچپن میں ظاہر کیا تھا) مل گئی۔ اسی طرح آپ کے والد صاحب کو آپ کی پیدائش سے بھی پہلے (اعلیٰ درجہ کے خواب) میں خدا کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ میں تجھے بیٹا دوں گا۔ دو اڑھائی ماہ بعد جب بی بی مریم پیدا ہوئیں تو انہوں نے اپنے ایک واقف کار بابا اندر صاحب کو علیحدہ لے جا کر کہا کہ الٰہی بشارت تو بیٹے کے متعلق تھی۔ لیکن پیدا لڑکی ہوئی ہے شائد مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی یا یہ (اعلیٰ درجہ کا خواب) آئندہ پورا ہو۔ بابا اندر صاحب نے کہا ممکن ہے یہ لڑکی لڑکوں سے بھی بڑھ جائے۔ جب محترمہ کی شادی حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سے ہوئی تو بابا صاحب نے شاہ صاحب کو مبارکباد دی کہ دیکھئے کہ آپ کی یہ لڑکی آپ کے سب لڑکوں سے سبقت لے گئی۔ ڈاکٹر صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا الٰہی خبروں کا مطلب خوب سمجھے۔

بقیہ صفحہ 3

کئے جاتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ لیکن اسلام نے لوگوں کی کایا ہی پلٹ دی تھی۔ خدا اور اس کے رسول کی محبت اس درجہ دلوں میں جاگزیں تھی کہ دوسری جگہ اس کی مثال نہ تھی۔ مسلمان خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کی اندوہناک خبر سنی اور اسلامی تعلیم کے مطابق اناللہ پڑھا اور پھر بولی کہ اے بھائی میں تو آپ سے آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھتی ہوں۔ ان کا حال بتاؤ۔ اس پر اس اونٹنی سوار نے اسے بادل ناخواستہ اس کے بھائی کی شہادت کے متعلق بتایا اور بڑی عزاداری کی۔ عورت نے پھر بھی اناللہ پڑھا اور کہا کہ آپ نے میرے سوال کا ابھی تک جواب نہیں دیا۔ کہ رسول مقبول ﷺ کا کیا حال ہے۔

اس پر اس شخص نے بتایا کہ الحمد للہ آنحضرت ﷺ خیریت سے ہیں اور میں انہیں اچھی حالت میں چھوڑ کر آ رہا ہوں نیک عورت نے جب یہ بات سنی تو اسے اپنے عزیزوں کی وفات کا غم بھول گیا اور بے ساختہ پکار اٹھی کل مصیبۃ بعدک جلل۔ یعنی اے محمد ﷺ تیری عافیت کی خبر ملنے کے بعد ہر مصیبت کا برداشت کرنا آسان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں دہشت گردی ہو رہی ہے اور یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک آزاد ملک ہے اس لئے پاکستان میں تحریر و تقریر اور نقل حرکت کی آزادی کے باعث دہشت گردی آسان ہے۔ انہوں نے مصری سفارت خانے میں دھماکہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ہم سیکیورٹی کا نظام موثر بنا رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سابقہ حکمرانوں نے ملک اور ملکی مفادات کو تجارتی بنیادوں پر چلایا انہوں نے بتایا کہ نواز شریف نے چھ ارب کے قرضے لئے لیکن ہم نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا۔ بلکہ وزراء پر بھی قرضے لینے کی پابندی لگادی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں دہشت گردوں کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھوں گی۔ اور کسی کو دہشت گردی اور کلاشنکوف سیاست کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم عوام کے ساتھ مل کر دہشت گردوں کا مقابلہ کریں گے۔ ہم نہ بزدل ہیں نہ مقابلہ سے پیچھے ہٹیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ سندھ سے بھی بوریا بستر گول ہونے پر بے نظیر بوکھلا گئی ہیں۔ میرو خاں میں مسلم لیگی دفتر پر حملے اور توڑ پھوڑ کی ذمہ دار بے نظیر خود ہیں۔ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں مسلم لیگ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلا کر انتقامی کارروائیوں کے ذریعے جمہوریت کا قتل کرنا چاہتی ہیں۔

○ ٹرانسپورٹروں نے گذشتہ روز کرایوں میں اضافہ اور دیگر مطالبات منوانے کے لئے لاہور سمیت پنجاب بھر میں پہیہ جام کر دیا۔ بین الاضلاعی روٹوں پر کوئی بس یا ویگن نہیں چلی اور بڑے شہروں کے اندر چلنے والی منی بسیں اور ویگنیں بھی سڑکوں پر نہیں آئیں۔ جس کے نتیجہ میں بسوں کے اڈوں پر سینکڑوں مسافروں کا ہجوم رہا۔ لوگوں کو ازحد پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں حاضری کم رہی۔ ٹرینوں پر شدید رش رہا۔ ٹرانسپورٹروں نے مطالبہ کیا کہ پٹرول' ڈیزل' موبل آئل اور سپیئر پارٹس کی قیمتوں میں اضافے کے تناسب سے کرائے بڑھائے جائیں ٹریفک پولیس کی متھلیاں اور بعض طلباء گروپوں کی بدمعاشی کا سد باب کر کے تحفظ کیا جائے۔

○ سابق وفاقی وزیر اور مسلم لیگ (ن) کے رکن تسنیم نواز گردیزی کو پولیس کی بھاری جمعیت نے ان کی لاہور میں واقع رہائش گاہ ڈیفنس سے قتل کے مقدمے میں گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر شاہنواز پیرزادہ کے قتل کا الزام ہے۔ مقتول' پیپلز پارٹی کے ایم این اے ریاض حسین پیرزادہ کے والد تھے انہوں نے کہا کہ میں بے گناہ ہوں مجھے صرف نواز شریف کا ساتھی ہونے کی وجہ سے پکڑا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ گردیزی اور پیرزادہ خاندانوں میں عرصہ 30 سال سے دشمنی چلی آرہی ہے۔

○ پشاور میں رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں خطاب کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران بھاگنے والے ہیں پیپلز پارٹی کے کارکن بھی ملک بچانے کے لئے ہماری تحریک میں شامل ہو جائیں۔ حکومت کو ہٹانے میں تاخیر کی گئی تو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ مصری سفارت خانہ بموں سے اڑا دیا گیا لیکن بے نظیر کے پاس عوام کو تحفظ دینے کا بھی وقت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے غلام اسحاق کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بے نظیر سے بھی گھبرانے والا نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا بینک لوٹنے والے صدر بن گئے ہیں۔ انگریزوں کے کتے نہلانے والے ملک پر قابض ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ زرداری کے 30 کروڑ کے گھوڑے ائرکنڈیشنڈ کمروں میں رہتے ہیں۔ مسٹر نواز شریف کا پشاور ائرپورٹ پر فلک شگاف نعروں سے پرجوش استقبال کیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف نے پشاور میں خان عبدالولی خان سے مذاکرات کئے اور آئندہ کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ مذاکرات میں دونوں جماعتوں کے رہنما موجود تھے۔ مسٹر نواز شریف نے پشاور پہنچتے ہی مسلم لیگ کے رہنما فدا محمد خان سے بھی ملاقات کی۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک کو مصر کے سفارت خانے میں بم دھماکے پر تعزیت کا خط بھجوایا ہے۔

○ مصری سفارت خانے میں بم دھماکہ کرنے کے شبے میں 13 مصریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لاہور ائرپورٹ پر 7- اور کراچی ائرپورٹ پر 6- افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ ان سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ چھان بین ہونے کے بعد ان کو جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ یہ افراد پاکستان میں ہونے والے مذہبی کنونشنوں میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ایک کنونشن جماعت اسلامی کا اور دوسرے کا انعقاد تبلیغی جماعت کی طرف سے تھا۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستانی پولیس کا کہنا ہے کہ دھماکے میں بنیادی شبہ عرب عسکریت پسندوں پر ہے جو افغان جنگ میں سوویت یونین کے خلاف لڑنے آئے تھے۔

○ سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ مسٹر نواز شریف کو چاہئے کہ وہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے حکومت کا ساتھ دیں۔

○ مسٹر نواز شریف سے ہاتھ ملانے پر مسلم لیگ (ن) کی خواتین ونگ گوجرانوالہ کے اختلافات کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ مسز نیر مرتضیٰ جنہوں نے مسٹر نواز شریف سے ہاتھ ملایا تھا مسلم لیگ (ن) کے شعبہ خواتین کی عہدیداروں کا نشانہ بن گئی ہیں۔ بیگم دستگیر نے بتایا کہ مسز نیر مرتضیٰ کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں۔

○ پیپلز پارٹی فیصل آباد کے لیڈر شوکت چیمہ کو قتل کر دیا گیا۔ وہ کسی کام سے ڈائریکٹر سیکنڈری سکول کے دفتر گئے تو ملزم نے دفتر میں داخل ہو کر فائر کئے۔ 3 حملہ آور موٹر سائیکل پر فرار ہوئے تو۔ ڈرائیور نے تعاقب کر کے ملزموں کی موٹر سائیکل گرادی۔ دو ملزم فرار ہو گئے تیسرا گر گیا۔ جس کو بعد ازاں ہلاک کر دیا گیا۔

○ وزیر داخلہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ چوہدری شجاعت حسین نے سینٹ میں کہا کہ وزیر داخلہ خود تحقیقات کروائیں کہ میں مجمع کی قیادت کر رہا تھا یا انہیں اشتعال سے روک رہا تھا۔

○ سینٹ میں صدر کے خطاب پر بحث کرتے ہوئے مختلف سینیٹرز نے اپنی اپنی تقاریر کیں۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے تجویز کیا کہ مسئلہ کراچی حل کرنے کے لئے نوجوانوں کو اسلحہ دے کر منظم کیا جائے۔ مسٹر ٹچکی نے کہا کہ حکومت بے نظیر کی ہو یا نواز شریف کی بنیادی مسائل کو سمجھنا چاہئے۔ مسٹر یحیٰ بختیار نے نکتہ پیش کیا کہ صدر کو مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کا اختیار نہیں ہے مسٹر تاج حیدر نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے غیر جماعتی سیاست کو شعار بنا لیا ہے۔ فاٹا کے سینیٹر گل محمد نے کہا کہ صدر نے فاٹا کے مسائل کا ذکر نہیں کیا۔ ہم بھی پاکستانی ہیں۔ ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ نواز شریف اقتدار کے لئے دہشت گرد کو محب وطن کہہ رہے ہیں۔ مسٹر مندوخیل نے کہا کہ صدر نے معاشی سماجی شعبوں میں حکومتی ناکامیوں کا اعتراف کیا ہے مسٹر شفقت محمود نے کہا کہ مسلم لیگی کارکنوں نے عدالتی تقدس کو پامال کیا ہے۔

○ مصری سفارت خانے میں بم دھماکے کی تحقیقات کے لئے امریکی پاکستانی اور مصری ماہرین پر مشتمل تحقیقاتی کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ دھماکے کے بعد امریکی ماہرین نے از خود تعاون کی پیشکش کی تھی۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے اختلافات ملک کے لئے خطرہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ محاذ آرائی کی بجائے مفاہمت سے حل کیا جائے۔

○ پیپلز پارٹی لاہور نے مطالبہ کیا ہے کہ افغان جہاد کے بہانے پاکستان آنے والے تمام غیر ملکیوں کو نکال دیا جائے۔

بقیہ صفحہ 1

ملا۔ صبح ہوئی تو ایک سپیرہ نے اسے آکر کہا فلاں سپیرہ کو سانپ کاٹ گیا ہے چلو علاج سوچیں۔ جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسی سانپ نے جو گم ہوا تھا اسے کاٹا ہے وہ اسے چرا کر لے گیا تھا اس دن اس کے زہر کا خاص دن تھا اور اس کے کاٹے کا علاج نہ ہو سکتا تھا۔ وہ سپیرہ مر گیا تو پہلا سپیرہ جو بڑی دعائیں کر رہا تھا کہنے لگا واقعی خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے جو کہ انسانی نظر میں رد کی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہوتی ہے لیکن نادان گھبرا جاتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا قبول ہونا ہی یہی ہوتا ہے کہ رد کی جائے۔

(از خطبہ فرمودہ 6- اگست 1915ء)

فیشن کی دنیا میں ایک ہی نام
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی کاٹ نہیں ہوگی
پروپرائیٹرز کلیم احمد بشیر
حفیظ احمد چاند
ولد میاں بشیر احمد نذر
فون: دوکان: 211806
گھر: 211883

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212379
558

اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب
ناصر دواخانہ
گولبازار - ربوہ
فون (04524) 212434